بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ۱ ہفتہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۱۲ شوال ۱۳۹۰ھ - ۱۲ فتح ۱۳۴۹ ہش - ۱۲ دسمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

لاہور - محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب سابق ڈائریکٹر آف اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ جو پچھلے دنوں ربوہ سے لاہور جاتے ہوئے موٹر کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے البرٹ وکٹر ہسپتال (میو ہسپتال) لاہور میں داخل ہیں۔ دونوں کی حالت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے اور ڈاکٹروں نے انہیں اب خطرہ سے باہر قرار دیدیا ہے۔ تاہم شدید چوٹیں آنے کی وجہ سے علاج ابھی جاری رہے گا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کیا ہے جو انکی اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی صحتیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ نیز آپ درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے فضل و رحم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور برکتوں والی لمبی فعّال زندگی سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ - محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی دائیں آنکھ کا موتیا بند کا آپریشن پہلے ہی ہو چکا ہے اور وہ بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہو چکی ہے۔ اب بائیں آنکھ میں موتیا اُتر رہا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ بائیں آنکھ میں موتیا پوری طرح اُتر جائے تاکہ اِس آنکھ کا بھی آپریشن ہو سکے اور بفضلہ تعالیٰ اس میں بھی بینائی پوری طرح عود کر آنے کے بعد عینک لگ سکے۔ آمین۔

قافلہ قادیان سے متعلق

ضروری اعلان

احبابِ جماعت کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ امسال منظوری نہ ہونے کی وجہ سے پاکستانی احمدیوں کا قافلہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان نہیں جا سکے گا۔ ایسے احباب جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہوں اور وہ انڈیا جانے کے لئے کارآمد بھی ہوں وہ اپنے طور پر انڈین ویزا آفس اسلام آباد سے ویزا حاصل کر کے اِس موقع پر قادیان جانے کی ضرور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے دِل میں حصولِ قُربِ الٰہی کا ایک درد ہونا چاہیئے

سعادت اِسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق استوار ہو

"خدا تعالیٰ کو تو اِس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہو گا۔ انسان جس قدر اپنے وُجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بَیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا، نہ گاڑی میں جُتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اَور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا۔ ایک پھلدار اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اَور کِس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اِس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قُرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ جو اس اصل غرض کو مدِّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دُنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہُوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مُہلت دیکر واپس بُلا لے اَور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قُرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شَے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دُنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مُہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مُہلت اِس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اُٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۸، صفحہ ۲۸۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۲؍ فتح ۱۳۴۹ہش

نفسِ مطمئنہ کا مقام

گزشتہ اداریوں میں ہم نے بیان کیا ہے کہ ایک طرف تو اسلام انسان کی انفرادی اصلاح کرتا ہے اور اس کو ذاتی طور پر اپنے کردار کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو دوسری طرف اس کو ایک اعلیٰ معاشرہ کا کارآمد جزو قرار دیتا ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے جو کوئی مذہب مکمل طور پر مقابلہ میں پیش نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں متقی کی تعریف میں فرمایا ہے کہ

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

یعنی متقی وہ ہیں جو

(۱) نماز قائم کرتے اور عبادت کرتے ہیں۔ یعنی عبادتِ الٰہیہ سے اپنے نفس اور ذاتی کردار کی اصلاح کرتے ہیں۔

اور (۲) ہمارے دیئے ہوئے رزق کو خرچ کرتے ہیں۔ یعنی دوسرے انسانوں کے ساتھ مخیرانہ سلوک کرتے ہیں۔

اگرچہ انسانی زندگی کے یہ دونوں پہلو ایک ہی کل کے اجزاء ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پہلوؤں کو صاف صاف اور الگ الگ کرکے پیش کیا ہے۔ تاکہ انسان اصلاحِ نفس میں کمال حاصل کر سکے۔

پہلے جزو کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا پرستی کے سانچے میں ڈھالے، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنانے کو کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے، اور دوسرے جزو کا یہ مطلب ہے کہ وہ دنیا میں تنہا نہیں ہے بلکہ وہ ایک سوسائٹی کا جزو ہے۔ اس دنیا میں اور انسان بھی بستے ہیں اسلئے اس کی نفسی اصلاح جو عبادت کے ذریعہ وہ کرتا ہے اس رنگ کی ہونی چاہیئے کہ اس زندگی کے قیام کے لئے جو مادی اسباب وہ مہیا کرتا ہے ان کو اس طرح استعمال کرے کہ اس سوسائٹی کو اس سے تقویت حاصل ہو جس میں وہ رہتا ہے۔ اور اپنے حسنِ نفس سے جو عبادتِ الٰہیہ سے اس نے حاصل کیا ہے۔ اس معاشرہ کو بھی سجائے جس کا وہ جزو ہے۔ یعنی حسنِ نفس کے تیل سے احسان عام کے چراغ روشن کرے۔ اس طرح کہ وہ سوسائٹی کو اور سوسائٹی اس کو تقویت عطا کرے۔

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے۔ یعنی اگر ہم اپنی انفرادی خوبیوں سے سوسائٹی کو تقویت دیتے ہیں تو گویا ہم سوسائٹی کو اس قابل بنانے میں مدد دیتے ہیں کہ سوسائٹی ہم کو اپنی انفرادی زندگی کے حسن کی افزائش میں ایسا ماحول دے جس سے ہم انفرادی زندگی کو احسان کے سانچے میں ڈھالنے میں آسانی محسوس کریں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے دونوں پہلوؤں کو ارتقا دینے کے لئے قرآن کریم میں ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ فقہائے امت نے بھی ایک طرح سے اس تقسیم کا اعتراف کیا ہے۔ اور فقہ کو دو اجزاء میں تقسیم کیا ہے۔ "عبادات" اور "معاملات"۔

اس وقت مذاہب اور مغربی مادی تحریکوں میں جو تصادم ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اسلام کے سوا باقی مذاہب صرف انسان کی ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہیں اور اس طرح ترکِ دنیا کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف مادی نظریات انسانی زندگی کے روحانی پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اسلام جو اصول دیتا ہے وہ انسانی زندگی کے دونوں پہلوؤں کے پیشِ نظر دیتا ہے۔ اس طرح وہ اس کشمکش کو جو زندگی کے ان دونوں پہلوؤں میں بے اعتدالی سے پیدا ہوتی ہے ختم کر دیتا ہے اور معاشرہ میں ایسی پُر امن فضا پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان اپنے خدا داد قویٰ کو حدِ کمال تک ترقی دے سکتا ہے اور یہی دنیا جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان نفسِ مطمئنہ کا مقام حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے ؂

چل مگر سنبھل کے چل!

مَیں نے کب کہا نہ چل چل مگر سمجھ کے چل
پاؤں جائے گا پھسل مت اُچھل اُچھل کے چل

پیس دے گی ایک دن گردشِ فلک تجھے
مال کے غرور میں دل نہ یوں مسل کے چل

آسمان گر پڑا؟ یا زمین پھٹ گئی؟
بس نہ یوں اکڑ اکڑ اور مچل مچل کے چل

عقل کا جو جال ہے تُونے یہ بُنا ہُوا
آپ اپنے جال سے ایک پل نکل کے چل

منزلیں بدل گئیں۔ راستے بدل گئے
تیری چال ہے وہی چال اب بدل کے چل

یہ ہے عشق کا سفر مشکلات سے نہ ڈر
امن کی امید کو پاؤں میں کُچل کے چل

راہ میں قفس بھی ہیں خاک و خار و خس بھی ہیں
خانماں جلا کے چل آگ بن کے جل کے چل

تنویر

افغانستان میں عبرانی کتبات کی دریافت اور اُن کی اہمیت

(از مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (شاہد) جامعہ احمدیہ ربوہ)

کچھ عرصہ پہلے غور کے ایک پہاڑی علاقہ میں ہی جم رود اور ہری رود دو پہاڑی ندیوں کے سنگھم پر ایک بلند مینار دریافت ہوا جس کا پہلے کسی کو علم نہ تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ انتہائی دشوار گذار علاقہ تھا اور راستوں سے بالکل الگ تھلگ۔ اس مینار کی مرمت کے لئے اٹلی کے بعض ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں چنانچہ ایک اطالوی انجینئر اندرے برونو (A. Bruno) کو اس کام پر مامور کیا گیا جس نے ایک مدت تک وہاں قیام کیا اور مینار کی مرمت کا کام سرانجام دیا۔ اپنے قیام کے دوران برونو کو مقامی لوگوں کی زبان سے معلوم ہوا کہ وہاں قریب ہی ایک پہاڑی ہے جس کو "سبز پتھروں والا پہاڑ" کہا جاتا ہے۔ اور یہ کہ ان پتھروں پر کچھ حروف کندہ ہیں۔ یہ بھی اسے معلوم ہوا کہ ان پتھروں کے متعلق بڑی داستانیں مشہور ہیں۔ لوگ ان پتھروں کو چھوتے بھی نہیں اور ان سے خوف کھاتے ہیں۔ ان پتھروں کا رنگ گہرا سبز ہے۔ چنانچہ جب کام ختم ہو گیا تو آندرے برونو نے واپسی پر اس پہاڑ اور ان پتھروں کو دیکھنے کا بھی پروگرام بنایا (۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء) ان کے ہمراہ ایک مقامی راہنما بھی تھا۔ جب وہ اس جگہ پہنچے جس کی تعیین راہنما نے کی تھی تو پہاڑی کے اوپر چڑھنے کے بعد چوٹی سے ذرا نیچے فی الواقعہ برونو کو وہ پتھر نظر آگیا جس پر کچھ عبرانی حروف کندہ تھے۔ مزید تلاش کرنے پر وہاں سے اور بھی پتھر ملے ان میں سے بعض تو بہت وزنی تھے اور بعض اٹھائے جانے کے قابل تھے۔ چنانچہ فوٹو گراف ان کے نقوش اور چربے وغیرہ اٹلی جرمنی اور امریکہ وغیرہ پہنچائے گئے اور ان پر علماء نے تحقیق شروع کر دی اور اس کے بعد جو نتائج برآمد ہوئے وہ حسب ذیل تھے۔

۱۔ پہلا کتبہ جو جنگ عظیم کے اختتام پر غور سے ملا تھا وہ بھی انہی کتبوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جیسا کہ ان کتبوں کی تاریخوں سے واضح ہوتا ہے۔

۲۔ ان کتبوں کے پتھروں کا رنگ سیاہی مائل سبز رنگ کا ہے۔

۳۔ تمام پتھر تراشیدہ ہیں۔ اس بات کو جرمن عالم مسٹر لاڈ یک راپ نے خاص طور پر محسوس کیا ہے اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ چیز غالباً تورات کے اس حکم کے مطابق ہے جس میں کہا گیا تھا کہ "تو اپنے خدا کے لئے ایک قربان گاہ بنا جو صرف ایسے پتھروں سے بنی ہو۔ جس پر لوہا نہ لگایا گیا ہو۔"

(استثناء باب ۲۷ آیت ۵)

۴۔ یہ کتبے تقریباً ۲۰ ہیں اور ان میں سے ایک کتبہ بھی ایسا نہیں جس پر کسی عورت کا نام لکھا ہو سب کتبوں پر مردوں کے نام کندہ ہیں

۵۔ تمام کتبات کی تحریر عبرانی ہے اور زبان فارسی ہے

۶۔ اطالوی عالم جی نولی کے مطابق صرف تین کتبوں کی عبارت میں پرانے عہد نامے کے بعض حوالے دئے گئے ہیں مگر ڈاکٹر لاپ نے ثابت کیا ہے کہ اکثر و بیشتر کتبوں میں پرانے عہد نامے کا کوئی نہ کوئی حوالہ موجود ہے۔

۷۔ ان کتبوں کی تاریخیں (۱۱۱۵ء تا ۱۲۱۵ء) ایک صدی پر پھیلی ہوئی ہیں۔ آخری کتبہ کی تاریخ ۱۲۱۵ء ہے۔ امریکی عالم فشل کا خیال ہے کہ اس تاریخ کے بعد کسی کتبہ پر آگے کی تاریخ نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے معاً بعد ۱۲۲۲ء میں تاتاریوں کے حملوں میں یہ آبادیاں برباد ہو گئی ہوں گی۔ تاہم ہم اس کو قطعی نہیں کہہ سکتے ممکن ہے کہ بعد میں مزید کسی انکشاف سے یہ خیال غلط ثابت ہو۔ لہٰذا ہم اس دریافت کو آخری دریافت نہیں کہہ سکتے۔

۸۔ یہ تمام تحریرات دراصل مختلف وفات یافتہ لوگوں کے ناموں، ان کے القاب اور کنیت اور تاریخ وفات پر مشتمل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جگہ جہاں سے یہ کتبے دریافت ہوئے ہیں دراصل یہودیوں کا کوئی پرانا قبرستان تھا۔ جس میں یہ وفات یافتہ لوگ مدفون تھے۔

۹۔ ان کتبوں میں تاریخ درج کرتے وقت جو کیلنڈر استعمال کیا گیا ہے وہ "سلوکی" سالوں کے مطابق ہے (SELEUCID) جو کہ ۳۱۲ ق م سے شروع ہوتا ہے۔ (سلیوکس سکندر اعظم کا ایک جرنیل تھا) اسی طرح بعض اور بھی حقائق ہیں۔ جو ان کتبات سے مترشح ہوتے ہیں۔ لیکن سردست ان کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

ان تمام نتائج پر اگر مجموعی نظر ڈالی جائے تو افغان مورخوں کا یہ خیال کہ بنی اسرائیل کا افغانستان کی قوموں سے کوئی رابطہ یا اختلاط یا باہمی میل جول نہیں رہا۔ بالبداہت غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ یہود افغانستان میں ایک کثیر تعداد میں موجود تھے وہ افغان معاشرہ کا ایک بہت بڑا جزو تھے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہود بلکہ زیادہ مناسب ہوگا کہ اگر ہم کہیں کہ بنی اسرائیل افغانستان میں قدیم ترین وقتوں سے آباد تھے جیسا کہ اطالوی عالم Gnoli نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ وہ اسباب کے ذکر کے بعد کہ اسرائیلی تے ایران سے نکل کر مشرقی ممالک (یعنی ایشیا اور ہندوستان کی طرف بڑھے لکھتا ہے

"But probably the Jews of Afghanistan were to be found from far more ancient times in that country"

یعنی اغلب خیال ہے کہ افغانستان کے یہودی اس ملک میں قدیم ترین وقتوں سے موجود تھے۔ ساسانی بادشاہ فیروز (۴۵۸ء تا ۴۸۵ء) کے زمانے میں مشرقی ایران میں رہنے والے یہودیوں پر بے انتہا مظالم ہوئے جن کی وجہ سے وہ ایران سے نکل کر افغانستان کی طرف بڑھنے پر مجبور ہوئے۔ لیکن نولی کے خیال کے مطابق یہود اس سے بھی پہلے زمانوں سے افغانستان اور ہندوستان وغیرہ میں موجود تھے۔ جن میں ساسانی بادشاہ فیروز کے مظالم سے تنگ آکر بھاگ نکلنے والے یہود بھی جا شامل ہوئے (East and west 13/4 Dec. 62)

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ دریافت بتاتی ہے کہ اس جگہ یہودیوں کا کوئی قبرستان تھا اور اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس جگہ ان کی کوئی قدیم آبادی موجود تھی اگر مزید انکشافات نہ بھی ہوں تو بھی اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک سو سال تک یہ آبادی یہاں موجود رہی۔ گو قرائن بھی بتاتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی یہ آبادی یہاں موجود تھی۔ اس کے علاوہ بھی افغانستان میں متعدد مقامات پر یہودی آباد تھے جیسا کہ طبقات ناصری۔ احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم اور حدود العالم سے معلوم ہوتا ہے مثلاً میمنہ جو کہ افغانستان کے صوبہ فاریاب کا دار الحکومت ہے کا پہلا نام ہی یہودیہ تھا۔ اسی طرح بلخ میں بھی ایک پورا محلہ یہودیوں کا تھا جس کو باب الیہود کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہرات اور کابل میں بھی یہودی شروع سے ہی موجود رہے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ گو اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہودی قافلوں کی صورت میں خانہ بدوشوں کی طرح بھی ادھر ادھر گھومتے رہتے تھے مگر اس بات میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جب بھی اور جہاں بھی ان کو موقع ملتا تھا وہ اپنی آبادیاں اور بستیاں قائم کرتے تھے اور اس بات کا زیادہ تر انحصار اس پر بھی ہوتا جس علاقہ میں ان کو امن اور چین کی زندگی میسر آتی تھی وہ وہیں رہ پڑتے تھے۔ البتہ جب بھی ان پر کسی حکومت کی طرف سے ظلم ڈھایا جاتا

ان کی کسی اپنی ہی غلطی یا شرارت پر سزا ملتی تو ان کو مجبوراً وہ جگہ چھوڑنی پڑتی تھی اور وہ لوگ پھر دوبارہ خانہ بدوشی کی حالت میں قافلوں کی صورت میں ادھر ادھر بھٹکتے رہتے تا آنکہ ان کو پھر دوبارہ کوئی پُرامن جگہ مل جاتی اور اس قسم کے مصائب ان پر ہر زمانہ میں آتے رہے۔ قرآن کریم بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ

واذ تاذن ربك ليبعثن عليهم الى يوم القيمة من يسومهم سوء العذاب ان ربك لسريع العقاب وانه لغفور رحيم وقطعنهم فى الارض اممًا منهم الصلحون ومنهم دون ذلك وبلونهم بالحسنت والسيات لعلهم يرجعون۔

ترجمہ:۔ اور یاد کر جب تیرے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ یہود پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مقرر کرے گا جو انہیں تکلیف دہ عذاب دیتے چلے جائیں (دیکھ کیا ایسا ہی ہوا یا نہیں ہوا) تیرا رب یقیناً سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور وہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا بھی ہے اور ہم نے ان کو زمین میں گروہ در گروہ بنا کر پھیلا دیا ہے۔ (چنانچہ اب بھی) ان میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ بد۔ اور ہم ان کو اچھے حالات اور بُرے حالات سے پرکھتے رہتے ہیں تاکہ وہ (اپنی غلطیوں سے) باز آجائیں" نیز زبان کا مسئلہ بھی قابل غور ہے۔ کتبوں کی تحریر بے شک عبرانی ہے۔ مگر زبان فارسی ہے (جیسا کہ تمام علماء اس پر متفق ہیں سوائے Dulb ons to somer کے۔ اس کے خیال میں زبان بھی عبرانی ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کو بھی اس ملک میں ...... قدیم زمانوں کے استعمال ہوتی چلی آرہی تھی۔ کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے کیونکہ یہودیوں کو اس ملک کے لوگوں سے اکثر واسطہ پڑتا تھا اسلئے ان کو فارسی زبان بھی سیکھنا پڑی ہوگی۔ مگر آپس میں گفتگو کے لئے وہ عبرانی ہی استعمال کرتے ہوں گے مگر اس خیال کی بھی تردید کرنا پڑتی ہے۔ کیونکہ ان کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپس میں بھی فارسی زبان ہی استعمال کرتے تھے۔ ورنہ ایک یہودی کی وفات پر اس کی قبر پر (جبکہ وہ قبرستان بھی یہودیوں کا ہی ہو) ایک یہودی کی طرف سے فارسی زبان کا کتبہ لگانے کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ غیر اسرائیلیوں سے ملتے وقت تو بے شک فارسی زبان کے استعمال کی وجہ سمجھ میں آتی ہے مگر خود آپس میں فارسی زبان استعمال کرنے کی ہم اس کے علاوہ اور کوئی توجیہہ نہیں کر سکتے کہ اس ملک میں صدیوں سے رہتے چلے آنے کی وجہ سے وہ اس معاشرہ کا ایک جزو بن چکے تھے اور فارسی زبان کے مقابلہ پر وہ اپنی اصل تاریخی اور قومی زبان کو ترک کر چکے تھے جو کہ عبرانی تھی۔ البتہ اپنی قومی اور مذہبی روایات کو زندہ رکھنے کے لئے عبرانی تحریر استعمال کرتے تھے لیکن جہاں تک اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کا تعلق ہے اس کے لئے وہ فارسی زبان ہی استعمال کرتے تھے خواہ ان کا واسطہ غیر اسرائیلیوں سے ہوتا یا خود اپنے ہم مذہب یا ہم قوم لوگوں سے ہوتا یہ چیز بتاتی ہے کہ وہ اس ملک میں بہت لمبے عرصہ سے رہتے چلے آرہے تھے۔ کیونکہ زبان کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس کے تبدیل ہونے میں صدیاں لگتی ہیں پھر خاص طور پر ایسی صورت میں جب کہ معاملہ یہودیوں کا ہو جو اپنے مذہب اور قومیت کے بارہ میں حد درجہ متعصب اور سخت قسم کے ظاہر پرست لوگ تھے۔ ایسی قوم کے لئے اپنی زبان اتنی جلدی ترک کر دینا آسان کام نہیں تھا۔ یہ ایسی صورت میں ممکن ہے کہ جب وہ اس ملک میں (ملک سے میری مراد فارسی زبان کا علاقہ ہے) ایک لمبے عرصہ سے سکونت پذیر ہوں چنانچہ تاریخ سے بھی ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی زبان جس کو متذکرہ بالا علماء نے JUDEO-PERSIAN کا نام دیا ہے (جس میں تحریر عبرانی ہو اور زبان فارسی ہم اس یہودی پہلوی یا یہود پہلوی کا نام بھی دے سکتے ہیں) اور اس زبان میں کافی لٹریچر ہمیں قدیم ایران کی تاریخ میں ملتا ہے۔ اس وقت یہاں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن بعض اسلامی علماء نے بھی اس زبان کو استعمال کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام اور یہودیت کے اس میل جول نے اسلامی تفاسیر اور دیگر لٹریچر میں اسرائیلیات کو جنم دیا جس کی وجہ سے بہت غیر اسلامی تصورات کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی گئی (حوالہ دیکھئے "ISRAEL in Iran" by Walter J. Fischel in "the Jews: their History, culture and Religion")

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

الحمد للہ سائنس بلاک کی عمارت قریباً مکمل ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ بہت کم ہوا ہے۔ جن بہنوں نے تین سو یا اس سے زائد رقم دی ہے۔ ان کے نام بلاک پر کندہ کروائے جا رہے ہیں جو ان کی قربانی کی یادگار ہونگے اور طالبات ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتی رہیں گی۔ اس وقت کل چندہ -/۳۵۰۰۰ ہوا ہے اور ۰۰۰,۰ ... لجنات نے اور جمع کرنا ہے۔

تین سو یا اس سے زائد روپے ادا کرنے والی بہنیں کل ۲۹ ہیں۔ بہنیں جو اپنا نام بلاک پر کندہ کروانا چاہتی ہوں وہ تین سو روپیہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ جو بہنیں کچھ رقم ادا کر چکی ہوں وہ اپنی ادا کردہ رقم سے مطلع کریں اور بقیہ رقم ادا کر کے اپنا نام لکھوا دیں۔ لجنات بھی اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ دیں اور جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے چندہ ساتھ لے آئیں۔ گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل چندہ وصول ہوا ہے۔

۱۔ لجنہ کوئٹہ -/۲۹
۲۔ سیدہ امۃ اللہ اہلیہ ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور -/۵۰ قسط ۱ وعدہ -/۳۰۰
۳ لجنہ دارالرحمت غربی ربوہ -/۵
۴۔ منور احمد صاحب جاوید لاہور -/۱۱۸
۵۔ لجنہ ڈیرہ غازیخاں -/۱۰
۶۔ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ کمانڈر آغا عبداللطیف صاحب لاہور -/۱۵۴ -/۲۰۰ کا وعدہ پورا ہو گیا
۷۔ امۃ السلام اہلیہ محمد اقبال صاحب بریگیڈیر لائل پور -/۲۰۰

تاریخ احمدیت کی گیارھویں جلد

مصلح موعودؓ کی آسمانی قیادت کے عظیم کارناموں اور فرزندانِ احمدیت کی فداکاریوں کا

ایمان افروز مرقع

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ ؛ خون کی اس رہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے دور آزما ؛ احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

★ جماعت احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں ۱۹۴۷ء کے خونچکاں اور لرزہ خیز ماحول میں اسلام اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند رکھنے کے لئے کیا کیا کارہائے نمایاں کئے؟ کونسی اسلامی خدمات انجام دیں اور کس شاندار طریق سے عالمی پریس نے اسے خراجِ تحسین ادا کیا؟

★ حضرت مصلح موعودؓ نے کس بے جگری سے استحکام پاکستان کے لئے بے نظیر جہاد کیا اور اس نوزائیدہ مملکت کو عالمگیر اسلامستان کا زینہ بنانے کا عزم لے کر اس کے داخلی و خارجی مسائل میں بصیرت افروز راہ نمائی فرمائی؟

★ احمدیت کا زخم دیدہ قافلہ اپنے مرکز سے ہجرت کے بعد اپنے فتح نصیب قائد کی سرکردگی میں کس برق رفتاری سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو گیا؟؟

یہ اور اس نوع کے متعدد اہم واقعات مستند اور ثقہ معلومات اور نایاب دستاویزات کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ پہلی بار "تاریخ احمدیت" کی زیر طبع گیارھویں جلد کے ذریعہ منظرِ عام پر آرہے ہیں۔ اپنی گذشتہ شاندار روایات کی طرح یہ جلد بھی تاریخی اور غیر مطبوعہ تصاویر اور قیمتی نقشہ جات سے مزین ہوگی۔ علمی ریسرچ کا یہ شاہکار سالانہ جلسہ پر ربوہ کے ہر کتب خانہ سے دستیاب ہو سکے گا۔ بہتر ہوگا کہ دوست فوراً اپنی کاپی ریزرو کروالیں۔

ابوالمنیر نورالحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

جماعت احمدیہ کے پاکستانی دور کی تاریخ کا پہلا حصہ چھپ رہا ہے۔ سالانہ جلسہ پر اولین فرصت میں خرید لیجئے یہ یادگار علمی تحفہ — ادارۃ المصنفین ربوہ

زنانہ جلسہ گاہ میں مکتبہ یسرنا القرآن سے مستورات کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتب مل سکیں گی

خدمت دینی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بٹانے والی خوش قسمت خواتین۔

مرسلہ محمد زکریا صاحب بی اے ایل ایل بی کراچی

دنیا عالم اسباب ہے جس طرح ہر نئی تحریک اور نئی جماعت کو چلانے کے لئے لوگوں کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسلام کو جو عرب معاشرے میں ایک انقلابی تحریک تھا اس کو بھی اللہ کی تائید کے ساتھ عوام کے تعاون کی ازحد ضرورت تھی۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جن عورتوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل اور تبلیغ دین میں ہاتھ بٹایا اس کی تفصیل نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ آج جب کہ جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کا بیڑہ اٹھایا ہے احمدی مستورات بھی اسی لگن، اسی شوق اور مزید توجہ سے اس میں حصہ نہ لیں۔ ذیل میں چند ایسی عورتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے حضور مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تبلیغ دین میں ہاتھ بٹایا۔

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد

حضرت خدیجہ نے آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل اور بعثت کے بعد جو مدد کی وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت سے قبل آپ نے حضور کو اپنا مال بغرض تجارت دیا اور یوں آپ کی معاشی طور پر مدد فرمائی جو اس زمانہ کے لحاظ سے کچھ کم نہ تھی۔ بعثت کے بعد عورتوں میں سے آپ پہلی عورت تھیں جنہوں نے اسلام کو قبول کیا اور آپ کی ہمت بندھائی کہ خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ تقاضائے بشریت کے مطابق جب کوئی شخص نیا کام شروع کرتا ہے تو ابتدائی مراحل بہت کٹھن ہوتے ہیں اور جی چاہتا ہے کہ کوئی شخص حوصلہ دے چنانچہ حضور مقبول کے آغاز نبوت کے ایام میں حضرت خدیجہ نے آپ کی بہت ہمت افزائی کی اور وہ غمگسار بن کر رہیں اور آپ نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ہمہ تن ڈٹ گئے

۲۔ حضرت عنزیرہؓ

روایت ہے کہ یہ خاتون مسلمان ہونے کے بعد تبلیغ کیا کرتی تھیں ان کی کوششوں سے بہت سی عورتیں مسلمان ہوئیں حضرت عنزیرہ کی رسول کریمؐ سے محبت و عقیدت کا یہ حال تھا کہ قرآن پاک کی آیت اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ آپ ہی کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

۳۔ حضرت فاطمہ بنت الخطاب

آپ حضرت عمرؓ کی بہن تھیں آپ کے قبولیت اسلام کی بنا پر حضرت عمر جس طرح دائرہ اسلام میں داخل ہوئے وہ تاریخ اسلام کا ایک معروف واقعہ ہے۔ آپ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ ان گنی چنی چند قریشی عورتوں میں سے تھیں جو زمانہ جاہلیت میں لکھ پڑھ سکتی تھیں۔

۴۔ حضرت ام سلیم بنت ملحان

آپ شیر دل خاتون تھیں آپ اور آپ کی بہن شمشیر بکف معرکہ کارزار میں حصہ لیتی تھیں جب معرکہ حنین میں اسلامی فوج کے مکی رضاکار بھاگ کھڑے ہوئے تو فتح کے بعد آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ ان سب کے سر قلم کر دیئے جائیں۔ آپ کی تبلیغ کے ذریعہ آپ کے شوہر ابو طلحہ بھی اسلام لائے تھے

۵۔ حضرت زنیرہ و حضرت لبینہ

آپ دونوں حضرت عمرؓ کے گھرانے کی لونڈیاں تھیں جو مکے میں مسلمان ہو گئیں تھیں عمر بن الخطاب قبول اسلام سے قبل ان دونوں کو سخت ایذا دیا کرتے تھے اور پیٹا کرتے تھے حتی کہ تھک جاتے تو چھوڑ دیتے اور کہتے یہ نہ سمجھنا رحم آ گیا بلکہ تھک گیا ہوں مگر قربان جائیے ان شیدائی بیویوں پر کہ انھوں نے اسلام کے اقرار سے منہ نہ موڑا۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام	وعدہ	ادائیگی
ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب ربوہ	۵۰۰/-	۵۰۰/-
چوہدری خورشید عالم صاحب گوندل معہ اہل و عیال حیدر آباد	۵۰۰/-	۲۰۰/-
چوہدری محمد اکرم صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۵۰۰/-	۵۰۰/-
محمد حنیف صاحب من جانب والد صاحب مرحوم راولپنڈی	۵۰۰/-	۵۰۰/-
صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب چک ۱۳/BR ضلع ملتان	۵۰۰/-	
مسز نقی حامد حسن صاحبہ منجانب شریف احمد صاحب انجینیئر پشاور	۵۰۰/-	۲۰۰/-
جنت بی بی صاحبہ بنت حاکم علی صاحب ربوہ	۵۰۰/-	۵۰۰/-
غلام نبی صاحب مدرس غوطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/-	۲۰۰/-
چوہدری رشید احمد صاحب ابن مولوی نذیر الدین صاحب معہ اہلیہ ربوہ	۵۰۰/-	۲۰۰/-
مسرت آرا صاحبہ سی ایم ایچ کوہاٹ	۵۰۰/-	۱۵۰/-
کیپٹن خلیل احمد صاحب ناظر دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰/-	۵۰۰/-
محمد الدین و محمد اکبر صاحبان چک ۱۷/۱۲۰ T-D-A مظفر گڑھ	۵۰۰/-	
سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام حسین صاحب پیر پیراڈائز پنجابی شاپ حویلیاں	۵۰۰/-	
ٹھیکیدار بدر الدین صاحب معہ اہلیہ منجانب ٹھیکیدار عبد الغفار و برادران دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰/-	
محمد فضل کریم صاحب شانتی نگر ڈھاکہ	۵۰۰/-	
چوہدری رشید الدین صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد	۵۰۰/-	۲۰۰/-
نثار محمد خان صاحب حجانہ لکھی غلام شاہ سکھر	۵۰۰/-	۲۰۰/-
خلیفہ وسیم الدین صاحب ربوہ	۵۰۰/-	۲۰۰/-
ڈاکٹر ولی محمد صاحب ملتان شہر	۵۰۰/-	
چوہدری نذیر امجد صاحب ایم ایس سی ملتان	۵۰۰/-	
چوہدری عبد اللطیف صاحب بذریعہ بشارت احمد و نصیر احمد صاحب ملتان	۵۰۰/-	
بیگم رشید احمد صاحب "	۵۰۰/-	
کرنل سید بشیر احمد صاحب "	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
سید مبشرات احمد صاحب "	۵۰۰/-	۲۰۰/-
رانا محمد اسلم صاحب طاہر منیجر سبزان "	۵۰۰/-	۲۰۰/-
چوہدری اعجاز احمد صاحب مانگٹ ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰/-	۲۰۰/-
چوہدری صلاح الدین صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۵۰۰/-	۲۰۰/-
مودود احمد خان صاحب ڈھاکہ	۲۰۰۰/-	۲۱/-
چوہدری بہاء الحق صاحب مرحوم منجانب فداء الحق صاحب ڈھاکہ	۲۰۰۰/-	۱۰۰/-
نور محمد صاحب معہ فیملی "	۵۰۰/-	۱۵۰/-
خواجہ بشیر احمد صاحب "	۵۰۰/-	۲۰۰/-
محمد شمس الرحمٰن صاحب "	۵۰۰/-	۱۰۰/-

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں (مینیجر الفضل)

شربت خانہ ساز نزلہ زکام کھانسی انفلوئنزا اور موسم سرما کے اثرات سے محفوظ رکھنے کا تحفہ روپیہ سوا قیمت نمونہ شیشی
تریاق کبیر پیٹ درد ہیضہ قے متلی اور بچھو کے کاٹے کا کامیاب علاج قیمت ایک روپیہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

وصایا

[redacted]

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

۲ . ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائینگے

۳ - وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۰۲۶

میں حسین بی بی زوجہ محمد ادریس صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء ساکن کچی لائنان لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر نامہ خاوند ... ۲۳۲ روپے

۲- نقد ... ۳۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔حسین بی بی شاہدرہ ٹاؤن لاہور
گواہ شد۔ محمد صادق سیکرٹری تحریک جدید فیکٹری ایریا شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔
گواہ شد۔ عبدالعزیز خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ ٹاؤن لاہور

مسل ۲۰۲۷

میں زینب بی بی زوجہ جلال الدین صاحب قوم لکھی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۔ ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو بھی دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - زینب بی بی احمد پارک ٹیوب ویل شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد دلاور خان جدید ہسپتال شاہدرہ ٹاؤن لاہور
گواہ شد۔ سیدہ ساجدہ بیگم شاہدرہ ٹاؤن لاہور

مسل ۲۰۲۸

میں: بلقیس بیگم بیوہ کالے خان صاحب مرحوم قوم جٹ ورک پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۔ ۳۲ روپے

۲- ۱/۲ ۴ ایکڑ زمین نہیم زرعی مالیتی ۔ ۱۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔بلقیس بیگم ۔ ۹ چوہدری مسعود احمد باجوہ ۔ ۱۶ ایف بلاک اوکاڑہ ضلع ساہیوال
گواہ شد۔ مسعود احمد باجوہ نائب امیر ضلع ساہیوال۔
گواہ شد ۔ حاکم علی امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل ۲۰۲۹

میں عبدالغفار احمد بدر ولد ٹھیکیدار بدرالدین صاحب قوم عرب پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک مکان رقبہ ۱۰ مرلے واقعہ ربوہ مالیتی ۔ ۱۶۰۰۰/- روپے

۲۔ ایک سکوٹر سیکنڈ ہینڈ ۳۰۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ۔ عبدالغفار احمد بدر ۶/۳ /F کوٹھی نمبر ۱۶۲ اسلام آباد
گواہ شد ۔ عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد
گواہ شد۔ فیروز الدین پنشنر اسلام آباد

مسل ۲۰۳۰

میں عبدالرحیم شیخ ولد شیخ عبداللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مگر گزارہ ماہوار آمد یہ ہے جو اس وقت ۱۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالرحیم شیخ ۲/۱۶ G/6 ۹۰۲ اسلام آباد
گواہ شد۔ شیخ عبدالحلیم اسلام آباد
گواہ شد۔ عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

مسل ۲۰۳۱

میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم نارو راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سعد کی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

۲۔ زیورات وزنی ۷ تولے مالیتی ۱۰۸۵/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ - فاطمہ بی بی زوجہ رشید احمد بلغمہل سرگودھا۔
گواہ شد۔ رشید احمد اوورسیئر (خاوند موصیہ) واپڈا کالونی بلغمہل سرگودھا
گواہ شد۔ منظور احمد منصور دارالنصر شرقی ربوہ

جس نے دینا ہو نقد چندہ دے

کیا تحریک جدید کے وعدے بھجوانے ضروری ہیں؟

ضلع بہاولپور کی ایک جماعت کے صدر صاحب نے تحریک جدید کے وعدہ جات فراہم کرنے پر نقد وصولی کو مقدم گردانا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے وعدے لے کر بھجوانے کی نسبت اس تحریک میں جو نقد رقم دے سکے وہ اپنا چندہ نقد پیش کر دے اور بس۔ یہ طریق ہمارے محبوب ائمہ کی ہدایات کے خلاف ہے۔

جیسا کہ مخلصین جماعت جانتے ہیں کہ اصل ثواب اطاعتِ امام میں ہے اور صحیح برکات خلیفۂ وقت کے جاری فرمودہ نظام کے مطابق کام کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ آج تحریک پر چھبیس سال گزر چکے ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عین منشاء ربانی کے مطابق اسے جاری فرمایا اور وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں مفصل ہدایات سے ہمیں نوازا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا :۔

”ہر احمدی فرد، ہر سیکرٹری، ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے اور وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔“

(المصلح کراچی ۱۳ دسمبر ۱۹۵۳ء)

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ ۲۲ مئی ۱۹۶۹ء میں وعدوں کے تعلق تاکیدی ارشاد فرمایا :۔

”پس وعدوں کے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دو۔“

ان واضح ارشادات کے بعد یہ سمجھنا مشکل نہیں رہا کہ امام وقت کے اعلان سالِ نو پر سب سے پہلے وعدے فراہم کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ البتہ اس اثناء میں وعدہ کے ساتھ از خود کوئی نقد چندہ ادا کر دے تو وہ بھی قبول کر لیا جا سکتا ہے۔ تاہم وعدہ جات فراہم کرنے کا کام نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

عہدیداران جماعت کا یہ فرض ہے کہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اپنی جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لے کر اپنے امام ایدہ اللہ کے حضور جلد پیش کر دیا جائے اور پھر اس کی وصولی کے لئے پوری کوشش فرمائی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہنامہ

تحریک جدید

اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو مہربانی فرما کر جلد ادائیگی فرمائیں یا جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لا کر ادائیگی کر دیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ضروری اعلان

قائد صاحب ضلع سکھر نے اطلاع دی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی رسید بک نمبر ۳۲۲۶ ایک خادم لے گئے ہیں جن کا ابھی تک پتہ نہیں لگا۔ اس لئے تمام خدام کو بذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کریں۔ اور اگر کسی خادم کو اس کے بارہ میں علم ہو تو فوراً دفتر مرکزیہ یا قائد صاحب ضلع سکھر کو اطلاع دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصدیق

”آپ کی دوائی رُوحِ نشاط میرے استعمال میں رہی ہے اور مَیں نے اسے بے حد مفید پایا ہے جب کثرتِ کار کی وجہ سے دماغ تھکا ہوا ہو تو ”روحِ نشاط“ دل کو فرحت دینے اور تر و تازہ کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔“ قیمت ایک پاؤ بیس روپے نصف پاؤ ۱۱/- ایک چھٹانک چھ روپے۔ فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت ارسال ہو گی

مینجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

نوٹس اجلاس عام دی ایشوا فریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ

دی ایشوا فریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ کے حصہ داران کا سالانہ اجلاس عام مورخہ ۲۹ ۱۲/۷۰ بروز منگل بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر کمپنی کے رجسٹرڈ آفس میں مندرجہ ذیل امور کے لئے منعقد ہو گا :۔

۱۔ ڈائرکٹرز کی رپورٹ، کمپنی کا بیلنس شیٹ حساب نفع و نقصان برائے سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء بغرض منظوری۔

۲۔ آڈیٹرز کا تقرر و تعین معاوضہ۔

۳۔ ریٹائر ہونیوالے ڈائرکٹرز کی جگہ نئے ڈائرکٹروں کا انتخاب۔

۴۔ دیگر امور با جازت چیئرمین۔

ظہور احمد چیئرمین بی او بورڈ آف ڈائرکٹرز

دی ایشوا فریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ

دکانیں برائے فروخت

رحمت بازار ربوہ میں دو عدد دکانیں جن کے عقبی حصہ میں سٹور اور صحن کی بنیادیں بھی تیار ہیں فروخت کے لئے موجود ہیں۔ مرکز سلسلہ میں کاروبار کرنیوالے حضرات کے لئے نادر موقع ہے۔ دکانیں اس وقت کرایہ پر چڑھی ہوئی ہیں اور آئندہ مزید کرایہ بڑھنے کی قوی امید ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں یا خط و کتابت کریں۔

خواجہ محمد شریف
مالک خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ

مقوّی دماغ

دماغی کام کرنیوالوں کے لئے تحفہ ۵/-
سرویشی
نوجوانوں کی صحت کا محافظ ۸/-
شیزول
نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا ۶/-
شہزین
مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں ۶/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
ٹیلیفون ۲۴۳۸

گمشدہ عینک

ایک نظر کی عینک ملی ہے جن کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں

خاکسار ملک محمد اعظم
بیت العزیز دار العلوم غربی ربوہ

بچوں کیلئے بیبوں کی لوشن
بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر آزمائیے!
تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق
ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

حبوب مفید اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس بیس روپے۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

خدا رحمٰن و رحیم ہے وہ بندوں سے ہمیشہ محبت کا ہی معاملہ کرتا ہے

وہ بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا سوائے اس کے کہ بندہ اسے خود چھوڑ دے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے۔ تمہارا خدا تو ایک ہی خدا ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور پھر وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ ایسی کامل صفات رکھنے والے خدا پر ایمان رکھتے ہوئے تمہیں اپنے دشمنوں سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے تمہاری حفاظت کے لئے تمہارا خدا موجود ہے پس تم اس پر توکل رکھو اور اسی سے مدد مانگتے رہو۔ وہ تمہارے دشمن کو تم پر کبھی غالب نہیں آنے دے گا اور خواہ تمہاری کشتی مشکلات کے بھنور میں کتنے ہی چکّر کھائے پھر بھی وہ تمہیں اس میں سے نکال کر ساحلِ کامیابی پر پہنچا دے گا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں بہشتی مقبرہ سے ایک کشتی پر آرہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ راستہ میں کثرت سے پانی ہے اور ایک طوفان سا آیا ہؤا معلوم ہوتا ہے جب ہم پُل والی جگہ کے قریب پہنچے جہاں پہلے صرف دو لکڑیاں لوگوں کے آنے جانے کے لئے رکھی رہتی تھیں تو وہاں سے کیا دیکھتا ہوں کہ کشتی بھنور میں پھنس گئی ہے اور چکّر کھانے لگی ہے اس سے سب لوگ جو کشتی میں بیٹھے تھے ڈرنے لگے۔ جب ان کی حالت مایوسی تک پہنچ گئی تو یکدم پانی میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک تحریر تھی اور اس میں لکھا تھا کہ یہاں ایک پیر صاحب کی قبر ہے اُن سے درخواست کرو تو کشتی بھنور میں سے نکل جائے گی۔ میں نے کہا یہ تو شرک ہے میں اس کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ خواہ ہماری جان چلی جائے۔ میں جوں جوں انکار کرتا گیا چکر بڑھتے گئے۔ اس پر میرے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے اور انہوں نے پیر صاحب کے نام ایک رقعہ لکھ کر بغیر میرے علم کے پانی میں ڈال دیا۔ جب مجھے اس کا علم ہؤا تو میں نے جوش سے کہا کہ یہ شرک ہے اور میں نے فوراً پانی میں چھلانگ لگا دی اور کُود کر وہ کاغذ پکڑ لیا اور اسے باہر لے آیا۔ اور جونہی میں نے ایسا کیا کشتی بھنور میں سے نکل گئی۔ پس مومن پر خواہ کتنی بھی مشکلات آئیں اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ پر توکّل رکھے اور اسکے سوا کسی اَور کا خوف اپنے دل میں نہ پیدا ہونے دے۔

یہاں سوال ہوسکتا تھا کہ اچھا اگر وہی ایک معبود ہے تو ہمیں کیا معلوم کہ وہ ہم سے کیا معاملہ کرے گا۔ اس لئے فرمایا کہ وہ رحمٰن ورحیم ہے وہ ہمیشہ محبت کا ہی معاملہ کرتا ہے اور بندہ کو نہیں چھوڑتا۔ سوائے اسکے کہ بندہ اسے خود چھوڑ دے۔ وہ پہلے بغیر کسی عمل کے انسان پر اپنے لئے بے انتہا فضل نازل کرتا ہے۔ اور جب بندہ ان سامانوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو رحیمیت کے ماتحت اس پر مزید احسان کرتا ہے اور یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے رحمٰن ورحیم ہونے کی مثال درحقیقت اس بوڑھے کے کھجور لگانے کی سی ہے جس نے بادشاہ سے دو تین دفعہ کئی ہزار روپیہ انعام کے طور پر لے لیا تھا۔ بادشاہ کا خزانہ تو محدود تھا اس لئے وہ مُنہ پھیر کر چلا گیا مگر ہمارے خدا کا خزانہ محدود نہیں ہمارا بادشاہ تو خود کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا اور پھر مانگتے چلے جاؤ تا کہ میں تمہیں دیتا چلا جاؤں۔ غرض اللہ تعالیٰ بے انتہا فضل کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس کے خزانے غیر محدود ہیں وہ کہتا ہے کہ تم پھر کام کرو تو میں پھر تمہیں انعام دوں گا۔ پھر کرو تو میں پھر دوں گا اور ہمیشہ تمہیں اپنے انعامات سے حصہ دیتا چلا جاؤں گا۔ اس جگہ اِلٰھُکُمْ سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا کہ شاید کسی اَور کا خدا بھی ہوگا یا کئی خدا ہوتے ہوں گے اس کا ازالہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے کر دیا اور الرحمٰن الرحیم سے اس کی کامل صفات بیان کر کے بھی کسی اَور اِلٰہ کی عقلاً ضرورت نہ رہنے دی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ)

سورہ بقرہ کی ابتدائی ۱۷ سترہ آیات کا حفظ کرنا ضروری ہے

قرآن مجید احمدی کی جان ہے اسے پڑھنا، یاد کرنا، اس پر غور کرنا اور اس پر عمل کرنا اس کا مقصدِ زندگی ہے۔

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ تمام احباب ان آیات کو زبانی یاد کریں۔ ان کا ترجمہ جانیں کیونکہ موجودہ وقت کے کئی فتنوں کا ان میں علاج ہے۔

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) جماعتی طور پر جلسہ سالانہ کے بعد ماہ جنوری ۱۹۷۱ء میں اس کا جائزہ لے رہی ہے کہ کتنے افرادِ جماعت مرد اور عورتیں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس حکم کی تعمیل کر چکے ہیں۔ جملہ امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جگہ پر اس کی تیاری کر لیں تاکہ وہ یہ رپورٹ دے سکیں کہ ان کی جماعت کے تمام بالغ افراد بلکہ باشعور بچے بچیاں بھی یہ سترہ آیات یاد کر چکے ہیں۔

نظارت کے گزشتہ تازہ اعلان پر کینیڈا سے ٹورنٹو کی جماعت کے مکرم خلیل احمد صاحب کی خوشکن مساعی کا علم ہؤا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ بہرحال سب جماعتوں کو اس طرف خاص توجہ کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

گمشدہ گھڑی

ایک عدد کلائی کی گھڑی ("میسٹس" نامی) ۹ر دسمبر کی شام کو پوسٹ چونگی واقعہ فیکٹری ایریا سے براستہ رحمت بازار ریلوے اسٹیشن جاتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو براہ کرم شاہد کلاتھ ہاؤس رحمت بازار میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ ایسے دوست کو دس روپے بطور انعام دئے جائیں گے۔ (محمد بشیر چونگی محرر۔ ربوہ)

تقریب شادی

ربوہ ۔۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء بروز جمعرات عزیزہ ریحانہ یاسمین سلمہا بنت محترم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب ڈائریکٹر فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پشاور اور کیپٹن منور احمد صاحب سلمہ ابن محترم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ حال چک ۶۸ ج۔ب ضلع لائل پور کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے گزشتہ سال پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۱۰ر دسمبر کو محترم جناب چوہدری شاہنواز صاحب کی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی میں عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہؤا جو مکرم چوہدری احمد الدین صاحب لائل پور نے کی۔ بعدہٗ عزیز ناصر احمد پرویز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی ودنیوی لحاظ سے خیروبرکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴